شرعی فقیر زکوٰۃ کی رقم سید کو دے، تو کیا سید اس رقم کو استعمال کرسکتا ہے؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی نمبر: Nor-12238

تاریخ اجراء: 16ذوالقعدۃ الحرام 1443ھ /16جون 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر زکوۃ کی رقم کسی شرعی فقیر کو دے دی جائے، پھر وہ شرعی فقیر اس زکوۃ کی رقم میں سے کچھ رقم کسی سید کو دے، تو کیا سید کا اس زکوۃ کی رقم کو استعمال کرنا شرعاً جائز ہوگا؟؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں شرعی فقیر نے وہ زکوۃ کی رقم جو آگے سید زادے کو دی ہے تو اس کی حیثیت اب زکوۃ کی نہیں بلکہ تحفے اور نذرانے کی ہے اور شرعاً سید تحفہ قبول کر سکتا ہے، اس میں کوئی حرج والی بات نہیں۔ لہذا صورتِ مسئولہ میں سید کا شرعی فقیر سے وہ رقم لے کر استعمال کرنا شرعاً جائز ہے۔ البتہ ایک ہوتا ہے اس طرح کا اتفاق ہونا کہ یوں شرعی فقیر نے سید صاحب کی مدد کر دی اور ایک ہوتا ہے سید صاحب کی مدد صرف اسی طریقے سے ہی کرنا یہ مناسب نہیں ہے متمول افراد کو چاہیے کہ سادات کرام کی خدمت صاف مال سے کریں اور ان کی مدد کرنے کو اپنے لئے باعث شرف سمجھیں۔

سوال میں پوچھے گئے طریقے میں زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اسی حوالے سے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "متوسط حال والے اگر مصارف مستحبہ کی وسعت نہیں دیکھتے تو بحمد اللہ وُہ تدبیر ممکن ہے کہ زکوۃ کی زکوۃ ادا ہو اور خدمتِ سادات بھی بجا ہو یعنی کسی مسلمان مصرفِ زکوۃ معتمد علیہ کو کہ اس کی بات سے نہ پھرے، **مالِ زکوۃ سے کچھ روپے بہ نیتِ زکوۃ دے کر مالک کردے، پھر اس سے کہے تم اپنے طرف سے فلاں سیّد کی نذر کردو اس میں دونوں مقصود حاصل ہو جائیں گے کہ زکوۃ تو اس فقیر کو گئی اور یہ جو سیّد نے پایا نذرانہ**

تھا، اس کا فرض ادا ہو گیا اور خدمتِ سیّد کا کامل ثواب اسے اور فقیر دونوں کو ملا۔" (فتاوی رضویہ،ج10،ص106-105،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

بنو ہاشم کو نفلی صدقات اور ہدیے دیے جاسکتے ہیں۔ جیسا کہ ہدایہ میں ہے:"ولاتدفع إلى بني هاشم لقوله عليه الصلاة والسلام "يابني هاشم إن الله تعالى حرم عليكم غسالة الناس وأوساخهم وعوضكم منها بخمس الخمس "بخلاف التطوع لأن المال ههنا كالماء يتدنس بإسقاط الفرض **أماالتطوع فبمنزلة التبرد بالماء**"ترجمہ:"صدقاتِ واجبہ بنی ہاشم کو نہ دیئے جائیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اے بنو ہاشم بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر لوگوں کا دھوون، ان کے اوساخ (یعنی میل) حرام فرمائے ہیں اور تمہارے لئے اس کے بدلے غنیمت کا پانچواں حصہ مقرر فرمایا۔" بخلاف نفلی صدقات کے، کیونکہ مال زکوٰۃ کی صورت میں اس پانی کی مثل ہے جو فرض ساقط ہونے سے میلا ہوتا ہے، جبکہ نفلی صدقہ کا معاملہ پانی سے ٹھنڈک حاصل کرنے کے مقام میں ہے۔" (الهداية في شرح بداية المبتدى، كتاب الزكاة،ج01،ص112، داراحياء التراث العربي،بيروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مرآۃ المناجیح میں اس حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں:"خیال رہے کہ غنی اور سید کو صدقہ نفل لینا جائز ہے وہ صدقہ ان کے لیے ہدیہ بن جاتا ہے۔" (مرآۃالمناجیح، کتاب الزکاۃ،ج03،ص47،ضیاءالقرآن، لاہور)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net